حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن مقاصد کیلئے یہ جلسہ مقرر فرمایا ہے انہیں پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۵؍جنوری ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک۔ ربوہ)

☆ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے آٹھ روحانی فوائد کا تذکرہ۔

☆ خلوص نیت کے ساتھ جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کرنی چاہیئے۔

☆ محض للہ ربّانی باتیں سننے کیلئے جلسہ سالانہ میں شرکت کریں۔

☆ ربوہ میں بسنے والوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ اِن دنوں میں صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

☆ اہل ربوہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے۔

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ہمارا سالانہ جلسہ ہزاروں برکتیں اپنے دامن میں لئے آ گیا ہے۔ یہ اجتماع جماعت پر بہت سی ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔

پہلی تو یہ کہ خلوص نیت کے ساتھ اس اجتماع میں شمولیت اختیار کرنی چاہئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ کہ عمل صالح کے لئے یہ ضروری ہے کہ نیت بھی خالص ہو اور اس میں کسی قسم کا فساد نہ ہو۔ اگر بدنیتی سے اور فساد کی غرض سے ایسا کام کیا جائے جو بظاہر دنیا کی نگاہ میں عمل صالح ہو تو وہ عمل اللہ کی نگاہ میں عمل صالح نہیں ہوتا۔ پس اس جلسہ میں شرکت کے لئے اور اس کی برکات سے فائدہ اُٹھانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہماری نیتیں پاک ہوں اور ان میں کسی قسم کا کوئی فساد نہ ہو۔

کس نیت کے ساتھ اس جلسہ میں شمولیت اختیار کرنی چاہئے؟ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آ جانا چاہئے (جلسہ کی تاریخ پر) اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتۂ تودّد وتعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو

بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جَلَّ شَانُہٗ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے۔ جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے''۔

(اشتہار مشمولہ آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۵۲)

اسی طرح آپ نے فرمایا:۔

''سو لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے، ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں ...... اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنے ادنے ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر ایک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں ہوتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں''۔

(اشتہار ۷؍دسمبر ۱۸۹۲ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اوّل صفحہ ۳۴۰)

یہ دو اقتباسات جو اس وقت میں نے آپ دوستوں کو سنائے ہیں۔ ان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مندرجہ ذیل باتوں کا ذکر کیا ہے۔

(۱) ایک یہ کہ یہ جلسہ معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں جس طرح میلے ہوتے ہیں دوسرے اجتماع ہوتے ہیں۔ اس قسم کا یہ جلسہ نہیں ہے اس لئے جو غرض اس جلسہ کے انعقاد کی ہے اس سے کبھی غافل نہ رہیں اور اس کے حصول کے لئے حتی الوسع انتہائی کوشش کرتے رہیں۔ پس یہ معمولی جلسہ نہیں ہے۔ یہ تو ایک روحانی اجتماع ہے اور اس روحانی اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو روحانی فضا پیدا ہوتی ہے۔ ایک تو اس میں کسی قسم کا انتشار پیدا نہیں ہونا چاہئے اس سے بچتے رہنا چاہئے اور دوسرے

اس روحانی فضا سے جس قدر برکات بھی حاصل کی جاسکتی ہیں انہیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

(۲) دوسری بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ دوست محض للہ ربّانی باتوں کو سننے کے لئے شرکت کریں اس چھوٹے سے فقرہ میں بڑی حکمت کی بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان کی ہے اور وہ یہ کہ جلسہ میں شمولیت کی غرض یہ نہ ہو کہ فلاں کی یا فلاں کی باتیں سُننی ہیں۔غرض یہ ہو کہ ہم نے ربّانی باتیں سننے کے لئے یہاں جمع ہونا ہے۔

تو جہاں تک افراد اور انسانوں کا تعلق تھا۔ان کو ہمارے ذہنوں سے اس فقرہ نے محو کر دیا اور صرف یہ بات حاضر رہی کہ ہم نے خدا کے لئے جمع ہونا ہے۔تا ہم خدا کی باتیں اس اجتماع میں سنیں خواہ وہ کسی منہ سے نکلیں اس سے یہ ذمہ داری بھی ہم پر عائد ہوتی ہے کہ جو دوست جلسہ میں شمولیت کے لئے باہر سے تشریف لائیں یا وہ مقامی دوست جو جلسہ میں کسی کام پر کسی فرض کو ادا نہ کر رہے ہوں وہ اپنا وقت ضائع نہ کریں بلکہ تقاریر کے پروگرام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ جلسہ گاہ میں نہایت خاموشی کے ساتھ بیٹھیں اور نہایت غور کے ساتھ تقاریر کو سنیں تا کہ وہ ربانی باتیں دل اور دماغ میں اُتر جائیں جو اس پروگرام کے ماتحت اس جلسہ میں بیان کی جائیں۔بعض دوست اپنی غفلت یا لاپرواہی کی وجہ سے جلسہ کی تقاریر کے پروگرام میں پوری توجہ سے اور شوق سے شامل نہیں ہوتے بلکہ ایک حصہ اِدھر اُدھر ضائع کر دیتے ہیں۔سارے وقت کے پروگرام میں شامل نہیں رہتے۔سوائے ضروری حاجت کے جس کے لئے انسان کو بہر حال اٹھنا پڑتا ہے۔اس کے علاوہ کوئی ایک منٹ بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم جلسہ گاہ میں نہ گذاریں۔مجھے علم ہے کہ بعض دوست پروگرام دیکھ کر یہ فیصلہ کرتے ہیں اپنے دل میں کہ فلاں کی تقریر ہم نے ضرور سننی ہے اور فلاں کی ہم نے ضرور سننی ہے۔چار پانچ تقاریر کے متعلق وہ فیصلہ کر لیتے ہیں اور باقی تقاریر میں کسی دلچسپی کا اظہار نہیں کرتے حالانکہ ان کو بلایا یہ کہہ کر گیا تھا کہ ربانی باتیں سننے کے لئے یہاں جمع ہوں لیکن وہ ربانی باتوں کو اہمیت دینے کی بجائے ان ربانی باتوں کو اہمیت دیتے ہیں جو کسی خاص آدمی کی زبان سے نکلیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو اس لئے جمع نہیں کیا اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (کی آواز) پر لبیک کہتے ہوئے جمع ہوتے ہیں تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ ان شرائط کی پابندی کریں جو شرائط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ پر عائد کی ہیں اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو بہت سی برکات سے محروم ہو

جائیں گے۔

(۳) تیسری بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی کہ اس اجتماع میں اجتماعی اور انفرادی دعاؤں کے بہت سے مواقع ملتے ہیں۔ان دعاؤں میں شریک ہونے اوران مواقع سے فائدہ اٹھانے کی نیت سے اس اجتماع میں شامل ہونا چاہئے۔اس لئے جو یہاں آتے ہیں اور جو یہاں رہتے ہیں اور خدمت پر اس وقت لگے ہوئے نہیں ہوتے۔ان کا یہ فرض ہے کہ وہ ان دعاؤں کے مواقع کو ضائع نہ کریں افتتاحی دعا جلسہ کے ایام میں تو افتتاح کے موقعہ پر ہوتی ہے پھر جلسہ جب ختم ہوتا ہے اس وقت ہوتی ہے اس کے علاوہ بھی بعض دفعہ ایسے مواقع میسر آ جاتے ہیں جب اجتماعی دعا کی جاتی ہے۔ایک حصہ زائرین کا اور کچھ یہاں رہنے والوں کا بھی صبح تہجد کے وقت اکٹھے نوافل ادا کر کے اجتماعی دعا کا موقعہ حاصل کرتے ہیں یہ ایسا موقعہ تو نہیں جس کے متعلق میں کہوں کہ سب اس میں شامل ہوں کیونکہ سب کی شمولیت کا انتظام نہیں ہوسکتا یہ مسجد بھی چھوٹی سی ہے۔

بہر حال جن دوستوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا کرے اور وہ اس میں شامل ہوسکیں انہیں اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

انفرادی طور پر بھی ہر وقت دعا کرتے رہنا چاہئے خاص توجہ اور انہماک کے ساتھ زیادہ تر ان ایام کے سب اوقات دعاؤں سے معمور ہونے چاہئیں۔کوئی لمحہ ایسا بھی نہیں ہونا چاہئے ان ایام میں جو دعا سے خالی اور اللہ تعالیٰ کی برکت سے خالی ہو۔

(۴) چوتھی بات جماعت کو مخاطب کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمائی کہ اس جلسہ میں شمولیت کے لئے کچھ نہ کچھ تو دنیوی حرج کرنا پڑتے ہیں یہ تو نہیں ہوسکتا کہ کسی قسم کا کوئی حرج بھی آپ نہ کریں اور پھر اس میں شامل ہو جائیں۔ باہر سے آنے والے پیسہ خرچ کرتے ہیں اپنی رخصتیں خرچ کرتے ہیں اپنی تجارتوں کو چھوڑ کے اس جلسہ کی برکات میں حصہ لینے کے لئے اس میں جمع ہوتے ہیں جو یہاں کے رہنے والے ہیں وہ جلسہ کے لئے اپنے چوبیس گھنٹے وقف کرتے ہیں (قریباً سارے) لیکن جو نہیں کرتے انہیں اس خیال سے ترساں رہنا چاہئے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو وہ مول نہ لینے والے ہوں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں یہ فرمایا کہ کچھ نہ کچھ تمہیں حرج تو کرنا پڑے گا کچھ تکلیف

اُٹھانی پڑے گی۔ کچھ مال خرچ کرنا پڑے گا کچھ عادتوں کو چھوڑنا پڑے گا۔لیکن خدا کے لئے اور ربّانی باتوں کو سننے کے لئے تمہیں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے بڑے مخلص امیر اور بڑے مخلص غریب اس جلسہ میں شامل ہوتے ہیں۔ مجھے خود ذاتی طور پر ایسے دوستوں کا علم ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے دنیوی اموال بھی کثرت سے دیئے ہیں لیکن جلسہ کے ایام میں ان کے سارے خاندان کو ایک غسل خانہ مل جائے جس میں پرالی بچھی ہوتو ان کے دل خدا کی حمد سے بھر جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی رہائش کا سامان پیدا کر دیا ہے اور یہ ایسی مثالیں ہیں کہ غیر تو ان کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ وہ خیال کریں گے کہ شاید یونہی باتیں بنا رہے ہیں لیکن جلسہ پر آئیں اور دیکھیں تو ان کو پتہ لگے کہ کس خالص نیت اور کس پاک دل کے ساتھ یہ لوگ اس جلسہ میں شرکت کرتے ہیں۔

تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کو سامنے رکھتے ہوئے اگر باہر کی جماعتوں تک میری آواز پہنچ جائے یا جن کو پہلے بھی اس بات کا علم ہو یا یاددہانی کرائی گئی ہو وہ ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس جلسہ میں شامل ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا کریں اور اپنے لئے برکات کے سامان پیدا کر لیں۔

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان اقتباسات میں پانچویں بات ہمیں یہ بتائی ہے کہ عارضی فائدہ اس جلسہ سالانہ کا یہ بھی ہے کہ باہمی ملاقات کے مواقع میسر آتے ہیں۔ چاروں طرف سے (صرف ہمارے ملک کے چاروں اطراف سے ہی نہیں بلکہ دنیا کی چاروں اطراف سے) لوگ یہاں جمع ہوتے ہیں کہیں سے کم کہیں سے زیادہ تو مواقع میسر آتے ہیں اس بات کے کہ آپس میں ملیں تبادلہ خیال کریں محبت و پیار کا اظہار کریں اور ہم اخوت و محبت کے جو جذبات ایک دوسرے کے لئے اپنے دل میں رکھتے ہیں ان میں زیادتی ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے ہم پہلے سے زیادہ وارث بنیں اور اس طرح رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں یہ فرمایا کہ اسلام نے تمام مسلمانوں کو بھائی بھائی بنا دیا ہے لیکن صرف کہنے سے بھائی بھائی تو نہیں بنتے۔ جب تک ایسے مواقع میسر نہ آئیں جب وہ بھائی بھائی کی طرح آپس میں مل رہے ہوں اور بھائی بھائی کی طرح اپنے نفسوں کی چھوٹی چھوٹی عادتوں کو قربان کر کے دوسروں کے آرام کا اور سکون کا اور راحت کا انتظام کر رہے ہوں تو یہ ایک عارضی فائدہ بھی ہے جو اس جلسہ سے اُٹھایا جانا چاہیئے۔

(۶) چھٹی بات آپ نے یہ بیان فرمائی کہ جو دوست اس عرصہ میں اس دار فانی سے گذر چکے ہوں ان کے لئے دعائے مغفرت اور خصوصاً موصی صاحبان کے لئے دعائے مغفرت کا موقع ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے کثرت سے دوست بہشتی مقبرہ جاتے ہیں اور بچھڑے ہوئے بہنوں اور بھائیوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ لیکن جن کو اس طرف پہلے خیال نہیں آیا ان کو اب میں متوجہ کرتا ہوں کہ جلسہ کے ایام میں کچھ وقتوں کو اس غرض کے لئے بھی فارغ رکھیں کہ وہ بہشتی مقبرہ میں جائیں اور وہاں ان موصی اور موصیات کے لئے دعا کریں جو وہاں مدفون ہیں اور وہیں اپنے تمام ان بھائیوں کے لئے دعا کریں جو اس دنیا کو اس عرصہ میں چھوڑ چکے ہیں۔ ہم سے جدا ہو گئے اور اپنے ربّ کے حضور پہنچ چکے ہیں۔

(۷) ساتویں بات حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمائی کہ صرف یہی فوائد اس جلسہ کے نہیں جو میں نے یہاں بیان کئے ہیں بلکہ ان کے علاوہ بہت سے روحانی فوائد ایسے ہیں جن کا میں نے ذکر نہیں کیا اور بہت سے ایسے ہیں جو اس وقت ہمارے فائدے کے لئے نہیں لیکن آئندہ ان سے استفادہ ہو سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں اور اپنے اپنے وقت پر وہ ظاہر ہوں گے اور روحانی فوائد اور منافع بڑی کثرت سے ہیں یعنی صرف یہی چند ایک نہیں جن کا ذکر کیا گیا ہے کیونکہ (اس کی دلیل آپ نے یہ دی) یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔

تو جس اجتماع کی بنیاد خالص تائید حق اور اعلاء کلمہ اسلام پر ہو اس میں دو ایک یا پانچ سات نہیں بلکہ بے شمار روحانی فوائد ہوتے ہیں اور ہر روحانی فائدہ سے استفادہ کرنا مومن کا فرض ہے اور

(۸) آٹھویں بات ان دو اقتباسات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی ہے۔ اپنے متعلق اور میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیابت میں خلیفہ وقت امام وقت کا بھی فرض ہے جو اسے یاد دلایا گیا ہے نیز جماعت کو بھی بتایا گیا کہ ایک روحانی فائدہ یہ بھی ہے کہ خلیفہ وقت کا فرض ہوگا کہ احباب جماعت کی ”خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت جل شانہ کوشش کرے“۔

تو ان ایام میں امام وقت خاص طور پر یہ دعائیں کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کی خشکی اور اجنبیت کو دور کرے اور ان کی اخوت اور محبت کو زیادہ کرے اور بشاشت ایمانی ہر آن اور ہر وقت بڑھتی چلی جائے اور نفاق کا کوئی پہلو بھی ان کے اندر باقی نہ رہے اور جو منافق ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں ان کے

شر سے محفوظ رکھے۔

تو یہ آٹھ باتیں ہیں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دو چھوٹے سے اقتباسات میں کیا ہے جن کی طرف میں اپنے دوستوں کو توجہ دلا رہا ہوں۔

اس کے علاوہ جماعت کا یہ بھی فرض ہے کہ خاص طور پر اس بات کا خیال رکھیں کہ جلسہ کے ایام میں ربوہ میں فحش کلامی سے پرہیز کیا جائے کسی قسم کی فحش کلامی اس موقع پر خصوصاً جائز نہیں کبھی بھی جائز نہیں لیکن اجتماع کے موقع پر خاص احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ گاؤں میں رہنے والے بہت سے دیہاتی بہت ہی مہذب ہیں۔ ان کی زبانیں پاک اور صاف ہوتی ہیں اور کوئی گندی بات ان کی یا ان کے بچوں کی زبان پر نہیں آتی۔ یہی حال شہر میں بسنے والے احمدیوں کا ہے۔ لیکن ایک طبقہ جس کی صحیح تربیت نہیں ہوتی کیونکہ ہم تو ہمیشہ ہر آن بڑھنے والی قوم ہیں نئے آدمی داخل ہوتے رہتے ہیں ایک وقت تک ان کی پوری تربیت ابھی نہیں ہوئی ہوتی ان کو گند بولنے کی عادت پڑی ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ ہی جاتی ہے۔ اس عادت کو دور کرنے کا یہ بڑا اچھا موقع ہے خاص طور پر وہ خیال رکھیں کہ ان کی زبانیں اور ان کے رشتہ داروں اور بچوں کی زبانیں پاک رہیں تا سارا سال ہی یہ عادت ان کی قائم رہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں۔

ایسے اجتماعوں پر چھوٹی چھوٹی باتوں پر بعض دفعہ اختلاف ہو جاتا ہے مگر کسی قسم کا جدال نہیں ہونا چاہئے۔ لڑائی جھگڑے سے پورا پرہیز کرنا چاہئے اور اگر جائز یا ناجائز بات کوئی ایسی دیکھیں جس سے طبیعت میں اشتعال پیدا ہونے کا خطرہ ہو تو اپنے نفسوں پر قابو رکھیں چھوٹی چھوٹی قربانیاں دے کر اپنی عادت کی یا نفس کے جوش کی، ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کر لیں تو اس سے زیادہ سستا سودا اور کیا ہو سکتا ہے۔

میرے بچپن کا ایک واقعہ ہے میں بہت چھوٹا تھا اس وقت لیکن ابھی تک وہ واقعہ مجھے پیارا لگتا ہے میں مسجد اقصیٰ میں عشاء کی نماز کے لئے جایا کرتا تھا کیونکہ عشاء کی نماز مسجد مبارک میں بہت دیر سے ہوتی تھی اور میں مدرسہ احمدیہ میں نیا نیا داخل ہوا تھا۔ پڑھائی کی طرف توجہ دینے اور نیند پوری لینے کی خاطر حضرت اُمّ المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا مجھے فرماتی تھیں کہ تم مسجد اقصیٰ میں جا کر نماز پڑھ آیا کرو۔ ورلی سیڑھیاں (آپ میں سے بہت سے تو جانتے نہیں) یعنی مسجد مبارک کی وہ سیڑھیاں جو اس دروازہ کے

ساتھ ہیں۔ جو دار مسیح کے اندر جانے والا دروازہ ہے وہاں سے میں اترتا وہ گلی بڑی اندھیری تھی۔ اب تو شاید وہاں بجلی لگ گئی ہوگی۔ اس زمانہ میں بجلی نہیں تھی۔ ایک دن میں نیچے اُترا نماز کے لئے تو عین اس وقت مدرسہ احمدیہ کے طلباء کی لائن نماز کے لئے جارہی تھی اور اندھیرا تھا خیر میں لائن میں شامل ہو گیا لیکن اس اندھیرے میں کچھ پتہ نہیں لگ رہا تھا۔ میرا پاؤں اس طالب علم کے سلیپر پر پڑ گیا جو آگے تھا اس وقت تو اس نے صبر کیا لیکن اس کے چند سیکنڈ کے بعد دوبارہ میرا پاؤں اس کے سلیپر پر لگا اور وہ سمجھا کہ کوئی لڑکا اس سے شرارت کر رہا ہے۔ وہ پیچھے مڑا اور ایک چپیڑ مجھے لگا دی اس کو کچھ پتہ نہیں تھا کہ کسے میں چپیڑ لگا رہا ہوں اور کیوں لگا رہا ہوں۔ مجھے خیال آیا کہ اگر میں اس کے سامنے ہو گیا تو اس کو بہر حال شرمندگی اُٹھانی پڑے گی اس خیال سے میں ایک طرف ہو کر کھڑا ہو گیا اور جب پندرہ بیس بچے وہاں سے گذر گئے تب میں دوبارہ اس لائن میں داخل ہو گیا تا کہ اس کو شرمندگی نہ اُٹھانی پڑے۔

یہ تو ذرا سی بات لیکن باہمی مودّت اور اخوت اور پیار کو قائم رکھنے کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا بڑا ضروری ہے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بعض احمدی جھگڑتے ہیں اور اتنی ذہنی کوفت اُٹھانی پڑتی ہے مجھے اور دوسرے ذمہ دار آدمیوں کو کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے ہمیں کوفت پہنچا کر بھی گنہگار بنتے ہیں اور ویسے بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کو نظر انداز کرتے ہوئے آپ گناہ کیوں سہیڑتے ہیں؟؟؟ اگر ان باتوں کا خیال رکھیں تو آپ کا کوئی نقصان نہیں لیکن آپ کو فائدہ بڑا ہے آپ کو ثواب بڑا ہے تو ہر قسم کی لڑائی جھگڑے سے بچنا نہایت ضروری ہے ان دنوں میں غیر تربیت یافتہ آدمی بھی آتے ہیں نیز ہزاروں کی تعداد میں ایسے احباب آتے ہیں جن کا جماعت سے ابھی تعلق قائم نہیں ہوا۔ اپنی عدم تربیت کے ساتھ وہ یہاں آتے ہیں۔ آپ نے خود ثواب کمانا ہے اور ان لوگوں کے لئے ایک نیک نمونہ پیش کرنا ہے تا کہ وہ سمجھیں کہ واقع میں دنیا میں ایک مقام ہے جسے ہم جنت کہہ سکتے ہیں جہاں کوئی لڑائی جھگڑا نہیں ہے، نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ہر شخص دوسرے کا خیال رکھنے والا دوسرے کی خاطر تکلیف برداشت کرنے والا اور ہر قسم کے جدال سے بچنے والا ہے۔

اور چوتھی ذمہ داری جو ان دنوں جماعت پر عائد ہوتی ہے وہ فسق سے بچنے کی ہے صرف کبیرہ گناہ کو ہی فسق نہیں کہتے بلکہ کبیرہ اور صغیرہ چھوٹے اور بڑے ہر دو گناہ کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے تو چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے بھی بچنا اس اجتماع پر ضروری ہے تا کہ زیادہ سے زیادہ انعام ہم حاصل

کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وَاللّٰہُ لَایَھْدِی الْقَوْمَ الْفٰسِقِیْنَ (الصّف:۶) وہ لوگ جو ان احکام میں سے جو میں نے قرآن کریم میں اور اسلامی تعلیم میں ان پر نازل کئے ہیں چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال نہیں رکھیں گے وہ ان انعامات کے وارث نہیں ہوں گے جو کامل طور پر ہدایت یافتہ لوگوں کو ملتے ہیں لَایَھْدِیْ میں یہ بتایا ہے کہ ان کا انجام اس طرح بخیر نہیں ہوگا جس طرح ہدایت یافتہ کا انجام بخیر ہوا کرتا ہے اگر ہم بہترین انعامات کا وارث ہونا چاہتے ہیں۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ ہمیں ہدایت یافتہ پائے اور ہمارے گناہوں پر اپنی مغفرت کی چادر ڈال دے تو ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ جہاں تک ہماری طاقت اور استعداد میں ہو چھوٹے سے چھوٹے گناہ سے بھی بچنے کی کوشش کریں یعنی ہر بات جس سے اسلام ہمیں روکتا ہے خواہ وہ دنیا کی یا ہماری نظر میں کتنی ہی حقیر کیوں نہ ہو۔ ہم اس سے بچیں اور ہر وہ حکم جس کے کرنے کی اللہ ہمیں ہدایت کرتا ہے ہم اس کے بجالانے میں ہر ممکن تدبیر کو اختیار کریں اس کے بغیر ہم ہدایت یافتہ جماعت کے انعام نہیں پا سکتے۔

پس یہ ایک بڑا ہی اہم موقع ہے بڑا ہی بابرکت موقع ہے رحمتوں کے حصول کا ایک عظیم موقع ہے جسے ہم اپنا جلسہ سالانہ کہتے ہیں اس موقع پر ان دنوں میں ان اوقات میں پوری کوشش کرنی چاہئے۔ پوری توجہ کے ساتھ اور پوری تدبیر کے ساتھ اور ہر وقت کی دعاؤں کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ ایسا کرے کہ ہم سے چھوٹے سے چھوٹا گناہ بھی سرزد نہ ہو اور شیطان کا ہلکے سے ہلکا تیر بھی ہمارے جسموں اور روحوں میں پیوست نہ ہو تا کہ ہم اس کے غضب کے نیچے نہ آ جائیں تا کہ ہم اس کی رحمتوں سے زیادہ سے زیادہ حصہ لینے والے ہوں۔

ربوہ میں بسنے والوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ان دنوں میں صفائی کا خاص خیال رکھیں ربوہ کے ایک چھوٹے سے حصہ میں آج بھی وقارِ عمل منایا گیا ہے یعنی خدام الاحمدیہ کے انتظام کے ماتحت رضا کارانہ طور پر کچھ کام کیا گیا ہے جس کی تفصیل کا مجھے علم نہیں ہے میں امید رکھتا ہوں کہ انہوں نے صفائی پر زیادہ زور دیا ہوگا اور ان رخنوں کو بند کرنے پر زیادہ زور دیا ہوگا جس کے نتیجہ میں گندگی پھیلتی ہے اگر خدام الاحمدیہ ہمت کرے اور انصار اور اطفال بھی ان کے ساتھ شامل ہوں تو کم از کم دو دن عصر اور مغرب کے درمیان ربوہ کو صاف ستھرا کرنے پر خرچ کرنے چاہئیں۔ قرآن کریم نے بھی اس طرف بڑی توجہ دی

ہے اور ہمیں توجہ دلائی ہے کہ مکہ کے متعلق جو طَهِّرَا کا حکم تھا وہ خالی ان دو کے لئے نہیں تھا بلکہ ان سب کے لئے ہے جو مقاصد کعبہ کے حصول کی تمنا اور خواہش رکھتے اور ان برکات سے حصہ لینے کے آرزومند ہیں جن کا تعلق خانہ کعبہ سے ہے۔

تو صفائی کی طرف اہل ربوہ خاص طور پر متوجہ ہوں اور اپنی گلیوں اور سڑکوں کو صاف ستھرا رکھیں۔ اسی طرح وہ دکاندار جو مستقل یہاں تجارت کرتے ہیں یا وہ جو عارضی طور پر جلسہ کے دنوں میں اپنی دکانیں لگاتے ہیں ان کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی دکان میں ایسا انتظام کریں کہ وہاں کسی قسم کا کوئی گند پیدا نہ ہو۔ مثلاً مالٹے یا سنگترے یا اور پھل کھایا جاتا ہے یا بعض اور چیزیں کھائی جاتی ہیں جن کا ایک حصہ (چھلکے وغیرہ) پھینکنا پڑتا ہے۔ یہ اس طرح نہ پھینکے جائیں کہ گندگی نظر آئے ان سب کو سمیٹ دینا چاہئے اور صفائی کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

لیکن سب سے بڑی ذمہ داری اہل ربوہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے نام پر ہزاروں کو بلاتے ہیں جو لبیک کہتے ہوئے ان ایام میں یہاں جمع ہو جاتے ہیں اور جماعت مہمان نوازی کا انتظام کرتی ہے۔ کچھ تو مادی اشیاء ہیں کھانے پینے کی چیزیں یا مکان وغیرہ وغیرہ اس کا انتظام تو منتظمین کے سپرد ہے وہ کرتے ہیں۔ لیکن اس انتظام کو خوش اسلوبی سے سرانجام دینے کے لئے ضروری ہے کہ رضا کارانہ خدام انہیں میسر آئیں، بعض نوجوان بھی اور بڑے بھی بڑی محبت اور بڑے پیار کے ساتھ یہ خدمت چوبیس گھنٹے بجا لاتے ہیں۔ لیکن بعض وہ بھی ہیں جو اس موقع کی خدمت کی برکتوں سے ناآشنا نظر آتے ہیں۔ اللہ ان پر رحم کرے اس موقع پر مہمان نوازی کرتے ہوئے خدمت بجالانے کا بڑا ہی ثواب ہے پس خود کو اور اپنے بچوں کو اس ثواب سے محروم نہ رکھیں۔ ہم نے، ہمارے سارے گھر نے اپنے بچپن کا زمانہ بھی (اور بڑے ہو کر بھی) جلسے کے دنوں کی خدمت کو اتنے محبت اور پیار سے ادا کیا ہے کہ کبھی یہ احساس نہیں ہوا کہ ہم کسی پر ذرہ احسان کر رہے ہیں بلکہ ہمیشہ ہی دل اس احساس سے پر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو توفیق دی ہے کہ وہ ہم پر احسان کر رہے ہیں ہم سے خدمت لے کر اور حقیقت بھی یہی ہے کس پر ہم احسان جتائیں! اس پر! جس نے ہمیں پیدا کیا ہے! ہمارے لئے ہماری پیدائش سے بھی لاکھوں سال پہلے اپنی رحمتوں کے سامان پیدا کئے کیا ہم اپنے اللہ پر احسان رکھیں گے کیا ہم اللہ کے محمد ﷺ یا آپ

کے فرزندِ جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا آپ کے خلفاء پر احسان جتائیں گے!! احسان تو خدا کا ہے کہ وہ ہمارے لئے برکتوں کے حصول کے مواقع پیدا کرتا ہے۔

پس اس خدمت کو معمولی خدمت نہ سمجھو بڑی برکتوں والی ہے۔ یہ خدمت!!! ان چند دنوں کو خدا کے لئے چوبیس گھنٹے اگر آپ وقف کر دیں تو آپ اس سے مر نہیں جاتے نہ ایسے کمزور ہو جاتے ہیں کہ ہمیشہ کے لئے بیمار ہو جائیں کوئی مستقل بیماری یا نقص آپ کے اندر پیدا نہیں ہوتا۔ تھوڑی سی تکلیف ہی ہے جو آپ نے برداشت کرنی ہے لیکن اس کے نتیجہ میں اس قدر رحمتیں ہیں جن کا آپ نے وارث بننا ہے کہ آپ کا دماغ یا کسی اور انسان کا دماغ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

پس ہمارے وہ بچے یا ہمارے وہ بھائی جو اس خدمت کی برکات کی اور اس خدمت کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی رحمتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ انہیں میں متوجہ کرتا ہوں کہ وہ چوبیس گھنٹے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت میں گزار کے اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور اس کے اَن گنت فضلوں کے وارث بننے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ اور توفیق دے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریوں کے نبھانے کی وہ خود توفیق دیتا چلا جائے۔ کیونکہ اس کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

(روزنامہ الفضل مورخہ ۸؍جون ۱۹۶۸ء صفحہ ۲ تا ۶)

☆......☆......☆